السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گنے اور پونڈے میں زکوۃ فرض ہے یا نہیں؟ بعض لوگ گنے کو خضراوات میں داخل سمجھ کر کہتے ہیں کہ اس میں زکوۃ نہیں اگر گنے میں غلہ جات کی طرح زکوۃ فرض ہے تو حدیث لیس فی الخضروات صدقة کی توجیہ اور اس کا صحیح مطلب کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زمین کی ہر وہ پیداوار جو انسان کے کھانے کے کام آئے (قوت ہوای ادام) اور ذخیرہ کی جاسکے اور ایک مدت تک باقی رہے سبزیوں اور ترکاریوں اور پھلوں کی طرح جلد خراب نہ ہوجائے اس میں زکوۃ فرض ہے دلائل حسب ذیل ہیں:

يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءامَنوا أَنفِقوا مِن طَيِّبـٰتِ ما كَسَبتُم وَمِمّا أَخرَجنا لَكُم مِنَ الأَرضِ ... سورة البقرة ٢٦٧

اے مسلمانوں!اپنی حلال کمائیوں اور ان چیزوں سے جن کو ہم تمہارے فائدے کےلئے زمین سے پیدا کیا ہے زکوۃ دیا کرو۔

(فیما سقت السماء والعیون أو کان عشریا: العشر وفیما سقی بالنضح: نصف العشر) بخاری ابوداود ترمذی (2)

(لیس فی حب ولا تمر صدقة حتی یبلغ خمسة أوسق) مسلم (3)

(لیس فی الخضراوات صدقة) ترمذی دار قطنی وغیرہ (4)

آیت اور پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کی تما پیداوار میں زکوۃ فرض ہے۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ کھجوریا اور کسی غلہ میں جب تک پانچ وسق نہ ہو زکوۃ فرض نہیں ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زکوۃ ان چیزوں میں سے ہے جو کیلی ہو یعنی جو معین پیمانہ سے ناپی جاسکیں۔ تیسری حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سبزیوں ترکاریوں پھلوں یعنی: ان چیزوں میں زکوۃ نہیں ہے جو ذخیرہ نہ کی جاسکیں اور خراب ہوجائیں۔

(قال الحافظ: وہو دال علی أن الزکوة إنما ہی فیما یکال مما یدخر لاِقتیات فی الاختیار وہذا قول مالک والشافعی) فتح الباری 6/52

چوں کہ گنے سے مقصود بالذات شکر راب گڑ کا تیار کرنا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ چیزیں انسان کے کھانے کے کام آتی ہیں اور ذخیرہ کی جاتی ہیں مدت تک خراب نہیں ہوتیں اور بعض مقامات میں ناپ کر بھی فروخت کی جاتی ہیں۔ اس لئے آیت کریمہ اور تینوں حدیثوں کی رو سے گنے میں بلاشک وشبہ زکوۃ فرض ہے اور حنفیہ کے نزدیک تو بلاان قیود وشرائط کے زمین کی ہر پیداوار میں زکوۃ فرض ہے اس لئے گنے میں بھی زکوۃ ضروری ہوگی۔

(ویجب فی قصب السکر وقصب الذریرة لانہ یطلب بہا نماء الارض فوجد شرط الوجوب فیجب) بدائع

گنا خضراوات میں نہیں ہے کیونکہ خضروات سے بالاتفاق وہ سبزیاں ترکاریاں پھل مراد ہیں جو جلد خراب ہوکر ناقابل استعمال ہوجاتی ہیں اور ذخیرہ نہیں جاسکتیں جیسے ککری خربوزہ تربوز شلجم چقندر بیگن وغیرہ اور ہر قسم (2) کے پھول اور ساگ پات اور امرود انار سیب وغیرہ۔

بتائیدات علماء کرام

اس فتوی کے مطابق حضرت مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی (مرحوم) حضرت مولانا شرف الدین صاحب محدث دہلوی حضرت مولانا احمد اللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ رحمانیہ کراچی نیز دیگر اکابر علماء کے فتاوی وتحریرات موجود ہیں امام شافعی نے بھی زمین کر ہر اس پیداوار میں عشر کا وجوب بتلایا ہے جس کو آدمی کاشت کرے اور اس کا ذخیرہ کرسکے چنانچہ امام بیہقی نے لکھا ہے: الصدقة فیما یزرعہ الادمیون ویبین ویدخر ویقتات دون ماتنبتہ من الخضر (بیہقی 4/128)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آدمی جن چیزوں کی کاشت کرے اور ان کا ذخیرہ بناسکے اس میں عشر واجب ہے۔ البتہ خودرو سبزیوں پر کچھ نہیں ہے جو زمین سے خودبخود اگ آتے ہیں جیسے زمین قند کھر گھاس چورائی اور کرمواوغیرہ کے ساگ پات۔

تائید مزید

جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے تنظیم اہل حدیث یکم دسمبر 1923 کے پرچہ میں بڑے شدومد سے گنا میں عشر واجب ہونے کے مسئلہ پر مکمل ومدلل فتوی شائع کیا ہے اور اسی طرح مدرسہ رحمانیہ دہلی کے علمی رسالہ محدث بابت ماہ مئی 1940 میں گنا میں وجوب عشر کے متعلق بڑا جامع ومفصل فتوی موجود ہے اسی طرح اخبار اہل حدیث دہلی 1953 کے مختلف پرچوں میں مولانا عبدالرحمن مبارکپوری اور جناب مولانا عبدالجلیل صاحب سامرودی کے مابین ایک اچھا خاصہ مذاکرہ علمیہ رہا جس میں مسلسل بحثوں کے بعد آخر مسئلہ حقہ یہی نکلا کہ عشر اشیاء اربعہ حنطہ شعیر تمر عنت قطعی واجب ہے چوں کہ گنا اسی قسم میں داخل ہے اور شکر وراب وگڑکی صورت میں اس کا ذخیر کیا جاتا ہے لہذا اس میں عشر نکالنا قطعا فرض ہے اہل حدیث دہلی یکم جنوری 1954/15 جنوری 1954 میں اس بحث کا خاتمہ ملاحظہ ہو۔

نوٹ : حجۃ الخلف زبدۃ السلف حضرت حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری نے بھی بڑے شدومد سے گنا میں عشر کو واجب بتلایا ہے (کتاب الزکوۃ مؤلفہ حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری میں اس کی تفصیلات موجود ہیں) ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 42

محدث فتویٰ